

اہلِ حدیث

اور

شیعہ مذہب

نفس اسلام

WWW.NAFSEISLAM.COM

مختصر کئی انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکبر الہی آباد



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اہلِ اُحدیث

اور

شیعہ مذہب

تفہیم اسلام

محمد مہدی اصفہانی شریف

شیخ الاسلام اکبر الہ آبادی

مغلپورہ - حیدرآباد - اے پی 23-2-75/6



﴿ بہ نگاہ کرم حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی ﴾

نام کتاب : الحمدیث اور شیعہ مذہب

تصنیف : محمد یحییٰ انصاری اشرفی

پروف ریڈنگ : محمد فیضان چشتی قادری

تصحیح و نظر ثانی : سید خواجہ معز الدین اشرفی

ناشر : شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (دکن)

اشاعت اول : مئی ۲۰۰۴ : تعداد : ۵۰۰۰ (پانچ ہزار)

اشاعت دوم : جولائی ۲۰۰۴ : تعداد : ۵۰۰۰ (پانچ ہزار)

قیمت : 15 روپے

ملنے کا پتہ :

# مکتبہ انوار المصطفیٰ

۲۲-۲-۲۵، مغل پورہ، حیدرآباد (دکن)

MAKTABA ANWARUL MUSTAFA

Moghalpura, Hyderabad - A.P.

Phone : 55712032, 24477234

☆ مکتبہ اہل سنت و جماعت، عقب قدیم چار گھر، مسجد چوک، حیدرآباد۔

☆ سیدی اینڈ سنس، پتھر گٹی، حیدرآباد۔

☆ کمرشیل بک ڈپو، چارمینار، حیدرآباد۔

☆ مکتبہ عظیمیہ، بیچ محلہ، نیولس اسٹانڈ چارمینار۔

☆ جامع مسجد محمدی کشن باغ، حیدرآباد۔

☆ کاظم سیریز، تالاب کٹ، حیدرآباد۔



## فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۵	شیعہ اور اہلحدیث کا تاریخی پس منظر	۱-
۵	شیعہ مذہب کا پس منظر	۲-
۷	اہلحدیث مذہب کا پس منظر	۳-
۹	عقیدہ امامت میں شیعہ اور اہلحدیث	۴-
۹	شیعوں کے نزدیک عقیدہ امامت	۵-
۱۰	امام غائب کے بارے میں اہلحدیث کا عقیدہ	۶-
۱۱	شیعہ اور اہلحدیث دونوں متحہ کے قائل	۷-
۱۳	شیعہ مذہب میں متحہ	۸-
۱۵	اہلحدیث مذہب میں متحہ	۹-
۱۵	سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں گستاخی	۱۰-
۱۸	شیعوں کی صحابہ دشمنی	۱۱-
۲۰	اہلحدیث کی صحابہ دشمنی	۱۲-
۲۲	اہلحدیث اور شیعہ کا مسئلہ اجماع سے انکار	۱۳-
۲۵	خلفاء راشدین کے بارے میں اہلحدیث اور شیعہ کا عقیدہ	۱۴-
۲۶	اہلحدیث اور شیعہ مذہب میں ایک مجلس کی تین طلاقیں	۱۵-
۲۹	اہلحدیث اور شیعہ مذہب کے فقہی مسائل	۱۶-





صَلِّ عَلَى نَبِيِّنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ      صَلِّ عَلَى شَفِيعِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
 مَنْ عَلَيْنَا رَبُّنَا إِذْ بَعَثَ مُحَمَّدًا      آيَتُهُ بِآيَتِهِ، آيَتُنَا بِأَحْمَدَا  
 أَرْسَلَهُ مُبَشِّرًا أَوْ مُنْجِيًا      صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا صَلُّوا عَلَيْهِ سَرْمَدًا  
 صَلِّ عَلَى نَبِيِّنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

اے میرے مولیٰ کے پیارے      نور کی آنکھوں کے تارے  
 اب کے سید پکارے      تم ہمارے ہم تمہارے  
 یا نبی سلام علیک      یا رسول سلام علیک

(حضور محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی جیلانی قدس سرہ)



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين  
وعلى آله واصحابه اجمعين .... أما بعد

## شیعہ اور اہلحدیث کا تاریخی پس منظر

### شیعہ مذہب کا پس منظر:

اسلام میں رونما ہونے والے فرقہ ہائے باطلہ میں شیعہ فرقہ قدیم ترین فرقہ ہے جس کا وجود ایک سازش کے تحت لایا گیا۔ یہودی اسلام دشمنی کسی سے پوشیدہ نہیں، قرآن مجید نے بھی اس کی گواہی دی ہے **وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِشِرْكَ الْوَدَّاعِ أَشَدَّ حُبًّا لِلَّهِ وَلِلَّذِينَ آمَنُوا وَلِلَّذِينَ آمَنُوا وَلِلَّذِينَ آمَنُوا** (المائدہ) مومنین کا سخت ترین دشمن لوگوں میں سے یہود اور مشرکین کو پائے گا۔ اسلام کی آفاقی ہمہ گیر ترقی سے یہودی حیران و خوفزدہ تھے اور اسلام کے سیلاب کو روکنا اُن کے لئے ممکن نہیں تھا۔ اس لئے انہوں نے یہ پالیسی بنائی کہ مسلمانوں کی معفوں میں امتیاز پیدا کر دیا جائے اور اُن کے عقائد کو مشکوک و مشتبہ بنا دیا جائے تاکہ اُن کے اندر سے دین کی اسپرٹ ختم ہو جائے، چنانچہ اس خطرناک منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہودیوں نے منافقانہ طور پر اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا اور ایک یہودی عبد اللہ ابن سبا المعروف بابن سوداء کو اس کام کے لئے منتخب کیا گیا۔ عبد اللہ ابن سبا یہودیوں میں سرفہرست تھا اور اس تمام توجہ کا مقصد اسلامی عقائد پر شک و شبہ کا اظہار کرنا اور حضور ﷺ سے منسوب کر کے جھوٹی احادیث تیار کرنا تھا۔ مصر کے ایک مشہور عالم دین شیخ محمد ابو ذہرہ لکھتے ہیں کہ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ابن سبا کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ یہ شخص



حضور ﷺ کی جانب جموٹی باتیں منسوب کرتا ہے (تاریخ المذاهب الاسلامیہ)

معتبر تاریخی حوالوں کے مطابق عہد عثمانی کے اواخر میں ابن سبا کا ظہور ہوا اور اس کا نصب العین تحریک اسلامی کو ہر طرح شل اور معطل کرنا تھا۔

ابن سبا نے حضور نبی کریم ﷺ کی قدر و منزلت کم کرنے کے لئے 'امامت اور عصمت ائمہ' کا نظریہ پیش کیا اور کہا کہ امامت امیر المؤمنین سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا موروثی حق ہے کیونکہ جس طرح ہر نبی کا ایک وصی چلا آیا ہے اسی طرح امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضور نبی کریم ﷺ کے وصی ہیں (کئی معرکہ اخبار الرجال)

ابتداء میں لفظ شیعہ حمایتی اور طرفدار کے معنی میں استعمال ہوا۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طرفدار اور مداحوں کو حبیعان عثمان اور حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حمایتی اور بھی خواہوں کو حبیعان علی کہا جاتا تھا۔۔۔ یہ نظریاتی خبیث بلکہ سیاسی تقسیم تھی۔ ۳۹ ہجری میں کچھ لوگ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فضیلت دینے لگے اور حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں دیگر خرافات مثلاً وصی اور بلا فصل خلیفہ الرسول اور امام کی معصومیت کا عقیدہ اُن میں شامل ہو گیا۔۔۔ بس یہی تھا شیعیت کا نقطہ آغاز۔۔۔

حبیعان عثمان نے جب دیکھا کہ حبیعان علی کہلانے والے اپنے عقیدہ میں غلو کرنے لگے اور اسلام کی روح کے منافی عقیدے اختیار کرتے ہیں تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حمایتیوں نے خود کو حبیعان عثمان کہنا بند کر دیا۔ اب میدان میں صرف حبیعان علی رہ گئے۔ رفتہ رفتہ انہوں نے بھی اضافت کو ختم کر کے اپنے آپ کو مطلقاً شیعہ کہنا شروع کر دیا۔ اسلام کو جس قدر فرقہ شیعہ سے نقصان پہنچا ہے اور پہنچ رہا ہے کسی بدترین سے بدترین دشمن سے نہیں پہنچا۔ آج تک امت اس نقصان کا غمناک شکار ہے۔



## اہلحدیث مذہب کا پس منظر:

غیر مقلدین (اہلحدیث) ایک نومولود فرقہ ہے جو ۱۸۵۷ء کے بعد معرض وجود میں آیا جس کا مقصد بھی شیعوں کی طرح اسلامی وحدت کو پارہ پارہ کرنا ہے اور یہ اُن کا محبوب اور پسندیدہ ترین مشغلہ ہے۔ اہلحدیث کا وجود دیر ۱۷ سو سال سے پہلے کہیں نظر نہیں آتا۔ شیعوں اور غیر مقلدین میں یکسانیت اور اتحاد ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ شیعہ فرقہ صیہونیت اور استعماریت کے ناجائز ملاپ کا نتیجہ اور پیدا کردہ ہے اور فرقہ غیر مقلدین اُن کا پروردہ۔ جماعت اہلحدیث درجہ بد کا ایک نہایت ہی بُر فتنہ، بدعتیہ، دہشت گرد، وحشت ناک اور بدعتی فرقہ ہے۔ جس کا بنیادی مقصد اسلامی اقدار نظریات و افکار اور صحابہ کرام، تابعین عظام، محدثین ملت، فقہائے امت، اولیاء اللہ، ائمہ دین، مجتہدین و مجددین اسلام اور اسلاف صالحین کے خلاف اعلان بغاوت، تفسیر بالرائے، احادیث مبارکہ کی من مانی تخریج، خود ساختہ عقائد و مسائل، انکار فقہ اور ائمہ اربعہ خصوصاً امام اعظم سیدنا ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں بے ادبی و نکو اس اس فرقہ کا خصوصی وصف ہے۔ اہلحدیث کی ولادت انگریزی دور میں ہوئی تھی اور انگریز نے اپنی پرانی عادت لڑو اور حکومت کرو کے مطابق مسلمانوں کی تحریک آزادی میں قتب لگانے کے لئے ان غیر مقلدوں (اہلحدیثوں) کو جاکیر اور مناصب اور نوابی دے کر ایک نئے مذہب کے طور پر کھڑا کیا تھا۔ اُن کے ہاتھ میں آزادی مذہب اور عدم تقلید کا جھنڈا تھا دیا اور عام مقلدین (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کے خلاف مختلف انداز سے اُن کی پشت پناہی کرتے رہے، اُن کے دینی اور شرعی مسائل جمہور مسلمین سے الگ تھے اور اُن کا عقیدہ بھی بالکل نئے قسم کا تھا جس سے مسلمانان ہند بھی واقف نہیں تھے۔ پہلے ان لوگوں نے اپنی جماعت کو موحدین کی جماعت کہا یعنی صرف یہ موحد بقید سب مشرک۔ مگر یہ نام چل نہ سکا تو انہوں نے خود کو محمدی کہنا شروع کیا مگر اس پر بھی زیادہ دن قائم نہ رہ سکے، پھر خود کو غیر مقلد مشہور کیا۔ یہ اُن کا



مقلدین کے خلاف فخریہ نام تھا۔ مگر یہ بھی اُن کو اس نہیں آیا، اس لئے کہ پورا ہندوستان مقلد اور اُن کے بیچ میں تھا یہ غیر مقلد اُن کو جلد ہی محسوس ہو گیا کہ وہ تمام مسلمانوں میں اچھوت بن کر رہ گئے، اُن کے بیشتر عقائد کی بنا پر عوام نے اُن کو وہابی کہنا شروع کر دیا۔ وہابی کا لفظ اُن کے لئے گالی سے بدتر تھا۔ اُن کو فکر ہوئی کہ اپنی جماعت کے لئے دل بھاتا ہوا چمھاتا ہوا اور تاریخ اسلام میں جگہ گاتا ہوا نام ہو اُن کو تاریخ اسلام میں کہیں (اہل حدیث) کا نام نظر پڑ گیا، بس اب کیا تھا، انھوں نے جھٹ سے اپنے لئے اس کا انتخاب کر لیا اور خود کو اہل حدیث کہنے لگے اور استدلال و اعانت کے لئے انگریزی سرکار کا دروازہ کھٹکھٹایا اور انگریزی سرکار سے 'اہل حدیث' نام الاٹ کرانے کے چکر میں لگ گئے۔ الجحدیث کے ایک بڑے اور معتبر عالم نے انگریزی سرکار کی خوشی حاصل کرنے کے لئے تیغ جہاد میں 'الاتحاد' نامی ایک کتاب لکھ ڈالی، جس میں ثابت کیا کہ انگریزوں کے خلاف جہاد کرنا حرام ہے۔ یہ مسلمانوں کا کام نہیں ہو سکتا۔ ایک نواب صاحب نے 'ترجمانِ دہلیہ' نامی کتاب لکھی جس میں انگریزوں سے لڑنے والوں کے خلاف خوب خوب زہر اگلا۔ غرض انگریزی سرکار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے تمام ذرائع استعمال کئے گئے اور جب سرکار کو اپنی وفاداری کا یقین دلادیا اور سرکار اُن کی وفاداری پر ایمان لا چکی تو محمد حسین صاحب بنالوی نے جماعت غیر مقلدین کے مقتدر علماء کی رائے اور دستخط سے اپنی جماعت کے لئے 'اہل حدیث' کا لقب الاٹ کرانے کے لئے سرکاری خدمت میں درج ذیل متن کی درخواست پیش کر دی جو سرکار انگریزی نے منظور کر لی، درخواست کا متن یہ تھا۔

برطانیہ سرکار سے 'اہل حدیث' نام الاٹ کرانے کی درخواست کا متن بخد مت جناب سکریٹری گورنمنٹ۔

میں آپ کی خدمت میں سطور ذیل پیش کرنے کی اجازت اور معافی کا خواہگار ہوں



۱۸۸۶ء میں میں نے اپنے ماہواری رسالہ 'اشاعۃ السنۃ' میں شائع کیا تھا جس میں اس بات کا اظہار تھا کہ لفظ وہابی جس کو عموماً باغی اور نمک حرام کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے، لہذا اس لفظ کا استعمال مسلمانان ہند کے اس گروہ کے حق میں جو اہل حدیث کہلاتے ہیں اور ہمیشہ سے انگریز سرکار کے نمک حلال اور خیر خواہ رہے ہیں اور یہ بات بار بار ثابت ہو چکی ہے اور سرکاری خط و کتابت میں تسلیم کی جا چکی ہے۔

ہم کمال ادب اور انکساری کے ساتھ گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ سرکاری طور پر اس لفظ وہابی کو منسوخ کر کے اس لفظ کے استعمال سے ممانعت کا حکم نافذ کرے اور ان کو اہل حدیث نام سے مخاطب کیا جائے۔

اس درخواست پر فرقہ اہل حدیث کے تمام صوبہ جات ہندوستان کے دستخط ثبت ہیں (اشاعۃ السنۃ ص ۲۴ جلد ۱۱ شمارہ ۲ بحوالہ غیر مقلدین کی (اثری)

## عقیدہ امامت میں شیعہ اور اہل حدیث

شیعوں کے نزدیک عقیدہ امامت:

شیعہ مذہب میں عقیدہ امامت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے بقیہ تمام عقیدے اسی عقیدہ امامت کی حیثیت و حفاظت کے لئے تعین کئے گئے ہیں۔ اہل تشیع کے نزدیک امامت کا عقیدہ توحید و رسالت کے عقیدہ پر فوقیت رکھتا ہے۔ عقیدہ امامت عماد الدین (دین کا ستون) ہے۔ اہل تشیع کا عقیدہ ہے کہ نبی پر لازم ہے کہ امام کا تعین خود کرے قوم کے حوالے نہ کرے اور یہ کہ امام نبی کی طرح معصوم ہوتا ہے۔ شیعوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کی تصریح فرمائی تھی اور حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ



کی امامت اور حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بھائی حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کی اور حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے سیدنا علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور انھوں نے اپنے بیٹے سیدنا ابو جعفر محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور انھوں نے اپنے بیٹے سیدنا جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کی اور سیدنا جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور انھوں نے اپنے بیٹے سیدنا علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کی اور انھوں نے اپنے بیٹے سیدنا محمد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کی اور انھوں نے اپنے بیٹے سیدنا علی نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کی اور انھوں نے اپنے بیٹے سیدنا محمد بن حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کی اور انھوں نے اپنے بیٹے سیدنا محمد بن حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کی تصریح فرمائی تھی۔ یہ کُل بارہ امام ہیں انھیں کی طرف شیعوں کا مشہور فرقہ امامیہ منسوب ہے جس کو اثنا عشریہ بھی کہتے ہیں۔ (منہاج التوحید ج ۲ ص ۱۰۶)

### امام غائب کے بارے میں اہلحدیث کا عقیدہ :

امام غائب اور بقیہ اماموں کے بارے میں غیر مقلدین کا عقیدہ قریب قریب وہی ہے جو اہل تشیع کا ہے چنانچہ غیر مقلدین کی ایک مشہور عالم اور مقتدر اہل نواب و حید الزماں صاحب اپنی کتاب 'ہدیۃ المہدی' میں لکھتے ہیں: اگر سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے درمیان ہمارے زمانہ میں جنگ ہوتی تو ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہوتے اس کے بعد حسن بن علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے ساتھ پھر امام حسین بن علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے ساتھ ہوتے ان کے بعد علی بن حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے ساتھ اُن کے بعد امام باقر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ساتھ اُن کے بعد امام جعفر صادق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ساتھ اُن کے بعد حضرت امام موسیٰ کاظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ساتھ اُن کے بعد امام علی بن موسیٰ کاظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے ساتھ اُن



کے بعد امام محمد تقی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ساتھ اُن کے بعد امام محمد تقی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ساتھ پھر اُن کے بعد حسن عسکری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ساتھ ہوتے اور اگر ہم باقی رہے تو ان شاء اللہ اپنے امام غائب محمد بن (عبداللہ) حسن عسکری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ساتھ ہوں گے (ہدیۃ المہدی ص ۱۰۳)

اور سنی موصوف تحریر فرماتے ہیں:

یہ بارہ امام ہیں اور درحقیقت یہی حکمران ہے جن پر نبی کریم ﷺ کی خلافت اور دین کی ریاست منتہی ہوتی ہے یہ آسمان علم و یقین کے آفتاب ہیں (ہدیۃ المہدی)

نواب وحید الزماں اس فصل کو ان دُعائیہ کلمات پر ختم فرماتے ہیں:

اللہم احشرنا مع هؤلاء الائمة الاثني عشر وثبتنا على حبهم الى يوم النشور  
اے اللہ! ان بارہ اماموں کے ساتھ ہمارا حشر فرما اور قیامت تک اُن کی محبت پر ہمیں ثابت قدم رکھ۔

خود فرمائیں کہ کیا مذکورہ کلام میں شیعی عقائد کے جراثیم صاف معلوم نہیں ہو رہے ہیں؟ کیا اس کلام میں شیعیت کی روح صاف نہیں جھک رہی ہے؟ کیا اہل سنت و جماعت کے کسی فرد کا یہ عقیدہ ہو سکتا ہے !!

## شیعہ اور اہلحدیث دونوں متعہ کے قائل

متعہ سے مراد وقتی نکاح ہے یعنی مرد و زن کا جنسی تسکین حاصل کرنے کے لئے آپس میں وقتی و عارضی طور پر معاہدہ کر لینا ہے جب کہ سورۃ مومن میں ارشاد ہوا کہ تمہارے لئے وہ عورتیں حلال ہیں جن کے ساتھ تم دائمی نکاح کر لو۔ متعہ ایسا معاہدہ ہے جو چند دنوں کے لئے بھی ہو سکتا ہے اور چند گھنٹوں کے لئے بھی 'نہ اس میں ولی کی اجازت کی ضرورت اور نہ گواہوں کی۔۔۔ بس دونوں فریق تمہائی میں بیٹھ کر وقت اور فیس طے کر لیں اور آپس ہی میں



اجاب وقبول کر لیں اور اس کرایہ پر لی گئی عورت سے خواہشات نفسانی کی تکمیل کریں۔  
 متعہ میں طلاق کی بھی ضرورت نہیں ہوتی، مقررہ وقت پورا ہونے پر خود بخود ہدائی واقع  
 ہو جائے گی۔ ہدائی کے بعد نہ وارثت اور نہ عدت اور نہ نان و نفقہ۔ متعہ میں نہ اولاد کی  
 جستجو ہوتی ہے اور نہ ہی میراث مقصود۔ اس عقد میں عورتوں کی تعداد پر کوئی پابندی نہیں،  
 ایک عورت سے بیسیوں مرتبہ متعہ ہو سکتا ہے اور کئی مردوں سے ایک عورت باری باری متعہ  
 کر سکتی ہے اس میں حرمت غلطی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے تیسرے دن اللہ رب العزت کے حکم سے متعہ کو  
 حرام قرار دے دیا جو تا قیامت حرام ہی رہے گا۔ اہل سنت و جماعت متعہ کی حرمت پر متفق  
 ہیں، اسلام کی نظر میں یہ زنا باہل رضاء ہے۔ اسلام انسان کی تکریم کے لئے آیا ہے رب تعالیٰ  
 ارشاد فرماتا ہے ﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ﴾ (الاسراء) ہم نے بنی آدم کو عزت و تکریم  
 بخشی۔

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق مجھے مکارم  
 اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔

کیا ممکن ہے کہ یہ اسلام کوئی ایسا قانون دے جس میں ایسی جنسی اہانت ہو اور عورت  
 کے وقار کی اس حد تک توہین کی گئی ہو کہ جس کی ظہیر ہمیں اباحت پر قائم معاشروں کی قدیم  
 وجدید تاریخ میں کہیں نہ مل سکے۔ قانون متعہ میں عورت کا مقام صرف ذلت و رسوائی ہے  
 اور اس کی حیثیت بالکل اس سودے کی طرح ہے جسے مرد بچا ہے ایک کے بعد دوسرا  
 بغیر کسی حد و شمار کے بدلتا رہے۔ عورت جسے اللہ تعالیٰ نے اس شرف سے نوازا ہے کہ  
 جہاں وہ ماں کی حیثیت سے عظیم مردوں اور عورتوں کو برابر طور پر جنم دیتی ہے وہاں اُسے  
 ایک ایسا مرتبہ بھی دیا ہے جو ماں کے علاوہ کسی کو نہیں دیا۔ فرمایا: الجنة تحت اقدام  
 الامہات جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔



کیا اس بلند مرتبہ ماں کے شایانِ شان ہے کہ وہ اپنے اوقات کے بعد دیگرے مختلف مردوں کی آغوشِ عشرت میں دادِ عیش دیتے ہوئے گزارے اور ایسا ہو بھی شریعت کے نام سے؟

### شیعہ مذہب میں متحہ:

اہل تشیع کا مرغوب ترین اور پسندیدہ مسئلہ متحہ ہے جو تمام عبادتوں سے بڑھ کر عبادت اور تمام نیکیوں سے بڑھ کر نیکی ہے۔ شیعہ نہ صرف یہ کہ اس کو زنا تسلیم نہیں کرتے بلکہ اس عمل پر اجرِ مستحق بھی قرار دیتے ہیں۔

برٹش عہد میں اور شیعہ ریاستوں میں لائسنس یافتہ عورتیں یہ کام کراتی تھیں۔ زنا کی جتنی شکلیں ہو سکتی ہیں اُن میں سے سوائے زنا بالجبر کے کون سی فعلِ باقی رہ گئی۔ زنا تو عام طور پر ہوتا ہی رضامندی سے ہے۔ جب کوئی شخص طوائف کے یہاں کوٹھے پر جاتا ہے تو ظاہر ہے کہ طرفین سے رضامندی ہوتی ہے اور فیس بھی ملے ہوتی ہے۔ اگر عیش بہار کا وقت بھی مقرر کر لیا جائے تو اسی کا نام متحہ ہے اور اس تعینِ وقت کے لئے ضروری نہیں کہ مدت لمبی ہی ہو چند منٹ بھی ہو سکتے ہیں اور چند گھنٹے اور چند دن بھی۔ اگر ایک شخص دادِ عیش دے کر فارغ ہو جائے تو فوراً ہی دوسرا شخص اسی طرح عیش دے سکتا ہے اور یہ آمد و رفت کا سلسلہ پوری رات جاری رہ سکتا ہے۔

زنا و بدکاری ہر معاشرہ میں گھناؤنا اخلاقی جرم رہی ہے مگر شیعہ مذہب ہی ایک ایسا مذہب ہے کہ جس میں نہ صرف یہ کہ زنا جائز بلکہ افضلِ اعمال بھی ہے اور حدِ شیعہ حضرات کے نزدیک صرف مسلمہ ہی سے نہیں بلکہ یہودیہ اور نصرانیہ حتیٰ کہ مشرک اور کافرہ سے بھی جائز ہے اور متحہ کے لئے غیر شوہر دار ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ شوہر دار سے بھی حد کیا جاسکتا ہے اور یہ بدکاری دو حقیقی بہنوں سے بیک وقت جائز ہے۔

شیعہ فرقہ چونکہ یہود کا ساختہ پر داخِ فرقہ ہے لہذا اس کے طور طریقوں کا پایا جانا



ضروری ہے جس طرح بھیج دے اپنے اقتدار و تسلط کے لئے تاریخ کے ہر دور میں جنس (Sex) کا سہارا لیا ہے اسی طرح شیعوں نے بھی انسانی معاشرہ کو کھوکھلا کرنے کے لئے زنا و بدکاری پر حد کا نقاب ڈال کر اعلیٰ ترین عبادت کا درجہ دے دیا اور کہہ دیا کہ جو متعہ سے محروم رہا وہ جنت سے محروم رہے گا اور قیامت کے دن نکلا اُٹھے گا (یعنی ذلیل و خوار ہو کر) اور اس کا شمار اللہ تعالیٰ کے دشمنوں میں ہوگا۔

باتر مجلسی نے زنا و بدکاری کی حلت و جواز کو سرور کائنات ﷺ کی طرف منسوب کر کے یہ روایت اپنی کتاب 'منہج الصادقین' میں درج کی ہے۔ اس شرمناک روایت کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں 'جو ایک مرتبہ متعہ کرے گا وہ امام حسین کا درجہ پائے گا اور جو دو مرتبہ متعہ کرے گا وہ امام حسن کا درجہ پائے گا اور جو تین مرتبہ متعہ کرے گا وہ امیر المؤمنین کا درجہ پائے گا اور جو چار مرتبہ متعہ کرے گا وہ میرا درجہ پائے گا (یعنی معاذ اللہ رسول پاک کا درجہ)'

باتر مجلسی متعہ (زنا) کے فضائل و مناقب بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے 'حضرت ﷺ نے فرمایا جس نے زن مومنہ سے متعہ کیا اُس نے ستر مرتبہ کعبہ کی زیارت کی' (عالم حسنه ترجمہ رسالہ حد ص ۱۳/۱۶/۱۷ ہور)

'جس نے اس کا رخیہ (تہ) میں زیادتی کی ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے مدارج اعلیٰ کرے گا یہ لوگ بجلی کی طرح تیل صراط سے گزر جائیں گے اُن کے ساتھ ملائکہ کی ستریں ہوں گی' دیکھنے والے یہ کہیں گے کیا یہ مقرب فرشتے ہیں؟ یا انبیاء و رسل ہیں؟ فرشتے جواب دیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سنت رسول پر عمل کیا یعنی حد کیا اور یہ لوگ بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ (عالم حسنه ترجمہ رسالہ حد ص ۱۳/۱۶/۱۷ ہور)

شیعوں کو جنت میں داخلہ کے لئے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے صرف متعہ (زنا) جیسے کار خیر میں کثرت کرنے سے بغیر حساب و کتاب جنت میں داخلہ کا گارنٹی ہے۔



## الہدیث مذہب میں متعہ:

الہدیث مذہب کی بنیاد بھی شیعوں کی طرح خواہشاتِ نفسانیہ کی تکمیل اور شہوت پرستی پر ہے۔ یہ مقصد چاہے کسی حرام یا حلال طریقہ سے حاصل ہو اس کی قطعاً پرواہ نہیں۔ جو شخص بھی اس مذہب کا بنور مطالعہ کرے گا اور تعصب سے ہٹ کر اُن کی کتب کی ورق گردانی کرے گا وہ یقیناً اسی نتیجہ پر پہنچے گا کہ یہ بہت ہی بے غیرت اور حیاء سے عاری لوگ ہیں۔ الہدیث اور شیعہ کا مسلکی رشتہ پکا گت ہے لہذا متعہ جیسے لذت بخش مسئلہ میں شیعوں سے کیسے الگ ہو سکتے تھے۔

الہدیث کا عقیدہ ہے کہ حد نص قرآنی سے ثابت ہے۔ نواب وحید الزمان الہدیث اپنی کتاب 'انزال الابرار' میں لکھتے ہیں المتعہ ثابت جوازها قطعية للقرآن حد کا جواز قرآن کی قطعی آیت سے ثابت ہے (نزل الابرار ج ۲)

”متعہ جائز ہے“ (ہدیۃ الہدی ۱۱۰)

اس ناپسندیدہ مسئلے پر عمل کی اول و آخر ذمہ داری انہی لوگوں کے کندھوں پر ہے جنہوں نے مسلمان خواتین کی عصمتیں مباح قرار دیں اور مومن خواتین کی عزت و وقار کو رایگان ٹھہرایا۔۔۔ اللہ تعالیٰ ایسے ناعاقبت اندیشیوں اور ایمان سے عاری اور عقل کے اندھوں سے بچائے جنہوں نے تکمیلِ خواہشاتِ نفسانیہ کے نشہ میں زنا کو حلال قرار دیا ہے۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

## سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں گستاخی

### شیعوں کی گستاخی:

صحابہ کرام پر طعن و تشیع اور اُن سے اظہارِ برأتِ شیعیت کا شعار ہے۔ باقر مجلسی اپنی



کتاب حق یقین میں لکھتا ہے: 'جب قائم الزماں ظاہر ہوں گے عائشہ کو زندہ کر کے اُس پر حد جاری کریں گے اور اُس سے حضرت فاطمہ کا انتقام لیں گے' اہل سنت و جماعت کا اتفاق ہے کہ جو صحابہ کرام پر طعن کرے وہ ملحد اور اسلام کا دشمن ہے اس کا علاج اگر توبہ نہ کرے تو تلوار ہے۔۔۔ صحابہ کرام پر تبراکر نے والا زندیق اور منافق ہے (الکبائر للذہبی)

### الہمدیٹ کی گستاخی:

الہمدیٹ میں چونکہ رفض و تشیع کے جراثیم پوری طرح سرایت کئے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے بہت سے فقہی اور اعتقادی مسائل میں دونوں جماعتوں کے درمیان توافق پایا جاتا ہے اور یہی چیز دونوں فرقوں کے درمیان گہرے روابط کی نشاندہی کرتی ہے۔ شیعوں کے مانند الہمدیٹ بھی صحابہ کرام کو طعن و تشیع اور باطنی خباثتوں کا نشانہ بنانے میں کوئی خوف محسوس نہیں کرتے۔ شیخ عبدالحق بنارس کا نام کون نہیں جانتا، الہمدیٹ کے مشہور و معروف علمائے دین اور علماء میں سے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں اُن کے تشیع زدہ الفاظ کو تاریخ نے محفوظ کر رکھا ہے:

'حضرت علی سے جنگ کر کے حضرت عائشہ مرتد ہو چکی تھیں' اگر بلا توبہ مری تو کفر پر مری' (کشف المحجوب ص ۲۱ بحوالہ آئینہ فیہ مقلدین ص ۲۳۹)

الہمدیٹ مذہب میں جس طرح صحابہ کرام کا قول و فعل اور اُن کی رائے حجت نہیں ہے اسی طرح صحابہ کرام کا فہم بھی حجت نہیں ہے۔ فتاویٰ نذیریہ میں ہے: عائشہ اپنے فہم سے فرماتی ہیں کہ اگر حضور نبی کریم ﷺ اس زمانہ میں ہوتے تو آپ عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع کر دیتے، فہم صحابہ حجت شرعی نہیں ہے (فتاویٰ نذیریہ ص ۱۲۲)

اس مسئلہ کے ضمن میں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عورتوں کو مسجد میں جانے



والی بات اپنی فہم سے فرمائی ہے جو حجت شرعی نہیں۔ فتاویٰ نذیریہ کے مفتی نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں زبردست گستاخی کی ہے انھیں حضور ﷺ کے حکم کا مخالف بتایا ہے اور ان کو قرآن کی آیت کے مصداق قرار دیا ہے ﴿وَمَنْ يَشْلُقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِهَا تَبِينَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَشَاءُ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾ جو رسول سے اختلاف کرے گا جب کہ کھل چکی ہے اس پر سیدھی راہ اور مومنین کے علاوہ راستہ چلے گا تو ہم اس کو دوسری حوالہ کر دیں گے جو اس نے اختیار کیا ہے اور اس کو جہنم میں بیونچا دیں گے۔

فتاویٰ نذیریہ کے مفتی کی بات ملاحظہ ہو: پھر اب جو شخص بعد ثبوت قول رسول و فعل صحابہ کی مخالفت کرے وہ اس آیت کے مصداق ہے جو حکم صراحۃً شرعیہ میں ثابت ہو جائے اس میں ہرگز رائے و قیاس کو دخل نہ دینا چاہئے کہ شیطان اس قیاس سے کہ انا خیر منہ حکم صریح الہی سے انکار کر کے ملعون بن گیا ہے اور یہ بالکل شریعت کو بدل ڈالنا ہے (فتاویٰ نذیریہ ص ۶۲۲)

فتاویٰ نذیریہ کے مفتی کی مگر اسی ملاحظہ فرمائیں اُس نے درپردہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر کیسا زبردست حملہ کیا ہے۔ افسوس اس فتویٰ پر مہاں نذیر حسین صاحب کا بھی بلا اختلافی نوٹ کے دستخط موجود ہے۔ مفتی کے اس بیہودہ کلام کا حاصل یہ نکلا ہے:

(۱) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کے حکم کی مخالفت کی ہے۔  
(۲) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس مسئلہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے حکم کی مخالفت کر کے آیت مذکورہ بالا کا مصداق ہوئیں۔

(۳) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دین کے حکم میں رائے اور قیاس کو دخل دے کر دوسری کام کیا جو شیطان نے انا خیر منہ کہہ کر کیا تھا۔

(۴) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا معاذ اللہ یہ کہہ کر کہ موجودہ وقت عورتوں کو مسجد اور عید گاہ جانا مناسب نہیں ہے شریعت کو بدل ڈالنے کی جرأت کی۔

جس مسلمان کو ایمان کا ایک ذرہ بھی نصیب ہو جائے اُس کے لئے ام المومنین سیدہ عائشہ



صدقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں اس طرح کی گستاخیوں کا تصور بھی محال ہوتا ہے۔ کسی بھی صحابی رسول کے بارے میں بغض و نفرت کا جذبہ پالنا حرام قطعی ہے۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اصحاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور انہیں میرے بعد نشانہ نہ بناؤ، جس نے اُن سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت لی وجہ سے اُن سے محبت کی، اور جس نے اُن سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے اُن سے بغض رکھا، جس سے انہیں تکلیف پہنچائی اُس نے مجھے تکلیف دی، اُس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی اور جو اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائے گا تو قریب ہے کہ اس کو اپنی پکڑ میں لے لے۔ (ترمذی)

اکابر اُمت نے صحابہ کرام کے مقام و مرتبہ کو جانا تھا اس وجہ سے اُن کے قلوب میں اُن کی عظمت و محبت اور اُن کا احترام تھا۔ اہلسنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ صحابہ کرام کا تذکرہ عقیدت و محبت سے کیا جائے، اُن کا ذکر بُرائی سے کرنا حرام ہے۔

**شیعوں کی صحابہ دشمنی:**

صحابہ کرام کے بارے میں شیعوں کا عقیدہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اہل ایمان سے دشمنی یہود کا شیوہ اور کافروں کی علامت ہے۔ شیعہ بھی چونکہ اپنی عادات و اطوار عقائد و خصوصیات کے اعتبار سے یہود کا ایک فرقہ ہے بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شیعیت یہودیت ہی کا چہرہ ہے۔ ابن عبد البر صدیوں پہلے کہہ چکے ہیں کہ یہودی اور رافضی ایک ہی سکہ کے دو رخ ہیں، ابن عبد البر نے یہودیوں اور رافضیوں کے درمیان عقائدی مماثلت و مشابہت کی نشاندہی کی ہے۔

شیعہ یہود کے مانند مخلصین مومنین خصوصاً صحابہ کرام سے جو کہ روئے زمین پر پاکیزہ اور اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ جماعت ہیں دلی بغض اور عداوت رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں یہود و مشرکین کو مومنین کا شدید دشمن بتایا ہے ﴿لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ



عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ۚ (المائدہ) مومنین کا سخت ترین دشمن لوگوں میں سے یہود اور مشرکین کو پائے گا۔

یہود کے مانند شیعہ بھی صحابہ کرام کے سب سے بڑے اور بدترین دشمن ہیں، کفار قریش کی صحابہ دشمنی قبول اسلام کے بعد محبت صحابہ میں تبدیل ہو سکتی ہے مگر شیعوں کی دشمنی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں جلّائے جانے کے بعد بھی ہرگز نہیں بدل سکتی۔ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ کو خدا کہنے والی ایک جماعت کو آپ نے آگ میں جلایا تھا مگر جلتے وقت بھی انہوں نے شرک و بغض صحابہ نہ چھوڑا۔ عمرو بن شریل کا یہ قول بڑا عبرت آموز ہے کہتے ہیں کہ رافضی، یہود و نصاریٰ سے بھی ایک قدم آگے ہیں۔ اگر یہود سے پوچھا جائے کہ تمہاری ملت میں سب سے افضل کون ہے تو وہ جواب دیں گے اصحاب موسیٰ۔ عیسائیوں سے یہی سوال پوچھا جائے تو وہ کہیں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے حواری۔ لیکن اگر رافضیوں سے پوچھا جائے کہ من شد اهل ملتکم تمہاری ملت سے بدترین لوگ کون ہیں تو یہ بد بخت کہیں گے اصحاب محمد ﷺ۔ (العیاذ باللہ)

امام باقر فرماتے ہیں کہ تمام صحابہ سوائے تین (ابوذر مقداد، سلمان کے) مرتد ہو گئے تھے انہوں نے ابوبکر کی بیعت سے انکار کیا جب سب لوگ حضرت علی کو بھی لے آئے اور امیر المومنین نے بھی مجبوراً ابوبکر کی بیعت کر لی پھر اُن صحابہ نے بھی امیر کی اتباع میں بیعت کر لی (تفسیر صافی ص ۳۸۹ ج ۳ ص ۴)

ماہی نے ارتداد صحابہ کی روایت کو متواتر کہا ہے (منہج المقال ص ۱۲۶ ج ۱) تقریب المعارف میں روایت ہے کہ حضرت زین العابدین سے اُن کے آزاد کردہ غلام نے کہا میرا جو آپ پر حق الخدمت ہے اُس کی وجہ سے حضرت ابوبکر و عمر کا حال سنائے۔ حضرت فرمود کہ فرود کا فرود دعو ہر کہ ایساں دوست دارو کا فراست (حق العین ص ۵۲۲)



## الہدیث کی صحابہ دشمنی:

صحابہ کرام کے بارے میں بُری ذہنیت شیعیت کی دین ہے۔ جن کے دل و دماغ میں شیعیت اور رافضیت کے جراثیم ہوتے ہیں انہیں کی زبان سے صحابہ کرام کے بارے میں اُن کی مکت دشان کے خلاف بات نکلتی ہے۔ الہدیث نے تو بین صحابہ کرام کے علاوہ کوئی اور جرم نہ بھی کیا ہوتا تو یہی اُن کو گمراہ ہونے کے لئے کافی تھا لیکن یہ لوگ تو بین صحابہ کرام کے ساتھ ساتھ سینکڑوں قسم کی مصلحتوں میں مبتلا ہیں۔

الہدیث کے مشہور عالم نواب وحید الزماں نے اپنی کتاب 'کنز الحقائق' میں اپنی جماعت کا عقیدہ بیان کیا ہے: صحابہ کرام کو رضی اللہ عنہم کہنا مستحب ہے لیکن ابوسفیان، معاویہ، عمرو بن العاص، مغیرہ بن شعبہ اور سرہ بن جندب کو رضی اللہ عنہ کہنا مستحب نہیں ہے۔ (کنز الحقائق ص ۲۳۳)

خطبہ میں خلفائے راشدین کا تذکرہ شیعہ اور الہدیث کے نزدیک بدعت ہے۔ تاہم الہدیث وحید الزماں لکھتے ہیں: اہل حدیث خطبہ میں بادشاہ وقت اور خلفاء کے ذکر کا التزام نہیں کرتے کہ یہ بدعت ہے (نزل الامرار)

وحید الزماں مزید لکھتے ہیں: بعض صحابہ بھی فاسق ہیں (نزل الامرار)

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ امیر معاویہ کو نفوسِ مقدسہ پر قیاس کیا جائے وہ نہ مہاجرین میں سے ہیں اور نہ انصار میں سے اور نہ وہ نبی کریم ﷺ کے خدمت میں رہے۔ وہ تو ہمیشہ آپ ﷺ سے جنگ کرتے رہے اور اسلام لائے بھی تو فتح مکہ کے دن ڈر کر رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشورہ دیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ زہر اور علیہ کو قتل کر دیں الہدیث خاں صاحب سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمرو بن عاص کے بارے میں لکھتے ہیں: مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ معاویہ اور عمرو بن عاص دونوں باغی اور سرکش تھے (رسالہ الہدیث جلد ۹۲)



حکیم فیض عالم صاحب الحمدیٹ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں: اس شعر میں دوسرے نمبر پر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام ہے جو ابن سبا کے کیونست نظریہ سے متاثر ہو کر ہر کھاتے پیچے مسلمان کے پیچھے لٹکے دوڑتے تھے (خلافت راشدہ ص ۱۲۳)

یہی حکیم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں لکھتا ہے۔ 'پس اؤسنو' بہت صاف صاف اور موئے مسائل میں بھی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غلطی کرتے تھے ان مسائل کے دلائل سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے خبر تھے (طریق محمدی ص ۴۰)

نواب صدیق حسن خان بھوپالی لکھتے ہیں: 'خلاصہ کلام یہ ہے کہ صحابہ کرام کی تفسیر سے دلیل قائم نہیں ہو سکتی بالخصوص اختلاف کے موقعہ پر (بدورالابلہ)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: 'صحابی کا فضل حجت بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا (اتاج الملک)  
نواب صاحب کے صاحبزادے نور الحسن لکھتے ہیں: 'اصول میں یہ بات طے ہو چکی ہے کہ صحابی کا قول حجت نہیں' (عرف الجاوی)  
میاں نذر حسین صاحب لکھتے ہیں:

'صحابہ کے افعال سے استدلال نہیں کیا جاسکتا' (فتاویٰ نذیریہ ص ۱۹۶)

الحمدیٹ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ بعد میں آنے والے مسلمان صحابہ کرام سے بھی افضل ہو سکتے ہیں۔ عہد صحابہ کرام کے بعد بہت سے لوگ ایسے ہوئے بھی جو صحابہ کرام سے افضل تھے۔۔۔ وحید الزماں لکھتے ہیں: آنحضور ﷺ کا یہ ارشاد کہ خیر القرون قدرنی ثم الذین یلونہم۔۔۔ یہ لازم نہیں آتا کہ بعد میں آنے والے لوگ پہلے لوگوں سے افضل نہ ہوں اس لئے کہ بہت سے اس امت کے متاخرین علماء علم و معرفت اور سنت کی نشر و اشاعت میں عوام صحابہ سے افضل تھے اور یہ وہ بات ہے جس کا کوئی عاقل انکار نہیں کر سکتا (ہدیہ المہدی ص ۹۰)



تمام اہلسنت وجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ خلفائے راشدین کا عمل مستقل سنت ہے اور اُن کی سنت کی اتباع بحکم حدیث نبوی علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين لازم ہے۔ خلفائے راشدین کی سنت کو اختیار کرنے کا حکم اللہ اور اس کے رسول کا ہے اور اس پر بہت سے شرعی دلائل ہیں لیکن اہلحدیث کے علماء کا یہ مذہب نہیں ہے۔ اُن کا مذہب یہ ہے کہ ہم خلفائے راشدین کی انھیں سنتوں کو قبول کریں گے جو حضور ﷺ کے قول و عمل سے موافق ہوگی۔ خلفائے راشدین کی مستقل سنت دین میں حجت نہیں ہے چنانچہ مولانا عبدالرحمن مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی میں علیکم بسنتی۔۔۔ والی حدیث کی شرح میں اپنی اس بات کو بڑی قوت سے بیان کیا ہے (دیکھو تحفہ)

## اہلحدیث اور شیعہ کا مسئلہ اجماع سے انکار

اہلحدیث کی ایک گمراہی یہ ہے کہ وہ اجماع کے منکر ہیں۔ اُن کے نزدیک اسلامی عقیدہ کے اصول صرف کتاب و سنت ہیں حتیٰ کہ اجماع صحابہ کے بھی منکر ہیں۔ اُن کا یہ عقیدہ بھی شیعوں کے ساتھ توافق اور مسئلہ موافقت کا مظہر ہے۔ شیعہ اور اہلحدیث کے علاوہ کوئی فرقہ ہمارے علم میں ایسا نہیں کہ جس نے اجماع کا انکار کیا ہو وہ اجماع کہ جس کے اصول دین ہونے پر صحابہ کرامؓ خلفائے راشدین اور پوری اُمت کا اتفاق ہے۔ اجماع کا انکار رد اقص کا مذہب ہے اہل سنت کا مذہب نہیں۔ اہلحدیث بھی اس مسئلہ میں شیعوں کے ساتھ ہیں۔ اُن کے عقیدہ کی تفصیل نواب نورالحسن نے 'عرف الجاوی' میں کی ہے وہ لکھتے ہیں

'دین اسلام کی اصل صرف دو ہیں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ (عرف الجاوی)  
اجماع کوئی چیز نہیں ہے (عرف الجاوی)



ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اجماع کی اس ہیبت کو دلوں سے نکال دیں جو دلوں میں بیٹھی ہوئی ہے (عرف الجاوی)

جو اجماع کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کا یہ دعویٰ بہت بڑا ہے کیونکہ وہ اس کو ثابت نہیں کر سکتا (عرف الجاوی) حق بات یہ ہے کہ اجماع منوع ہے (عرف الجاوی) اجماع جس کا وقوع اور ثبوت ممکن ہے ہم اُسے حجت شرعیہ تسلیم نہیں کرتے (عرف الجاوی)

حضور ﷺ کے وصال کے بعد امت کی رہنمائی کے لئے قرآن و سنت موجود تھیں لیکن قرآنی آیات و سنت رسول کی تعبیر و تفسیر غلط طور پر پیش کئے جانے کا خطرہ تھا جیسا کہ آج کل بھی گمراہ لوگ قرآن و سنت کا نام لے کر گمراہی دے دینی پھیلا رہے ہیں۔ اس لئے ضرورت تھی کہ آنے والی نسل کے لئے کتاب و سنت کی تشریح اور مفہوم کی توضیح سے متعلق غلط اور صحیح کے چابٹنے کے لئے ایک معیار اور کوئی مقرر کر دی جائے۔ یہ معیار اجماع امت ہے چنانچہ سورہ نساء میں فرمایا سُبُلِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَغْوَافٍ جَنَّمَ هُوَ مَنْ يَشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَصْلَحُ جَهَنَّمَ وَنُصْلَهُ جَهَنَّمَ وَنُصْلَهُ مَصِيرًا ﴿۸۶﴾ جو رسول سے اختلاف کرے گا جب کہ کھل چکی ہے اس پر سیدھی راہ اور مومنین کے علاوہ راستہ چلے گا تو ہم اس کو وہی حوالہ کر دیں گے جو اس نے اختیار کیا ہے اور اس کو جہنم میں پہونچا دیں گے۔ جو مسلمانوں کے راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلا ہم اُس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔ سُبُلِ الْمُؤْمِنِينَ مومنوں کا راستہ ہے۔ اس آیت میں اولاً بالذات خلفائے راشدین ابو بکر و عمر عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم پھر تمام صحابہ کرام اور امت کے ارباب حل و عقد ائمہ مجتہدین کے راستے کو سُبُلِ الْمُؤْمِنِينَ اور اُن کے راستے پر چلنے کی قرآن نے ہدایت دی ہے۔

اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ رسول کریم ﷺ کی اور اجماع امت کی مخالفت سے انسان توفیق الہی سے محروم ہو جاتا ہے اور شیطان کے ہاتھ میں محض ایک کھلوتا بن کر رہ جاتا ہے اور وہ جیسے چاہتا ہے اُسے تمکنی کا ناچ نچاتا ہے۔



حضور نبی کریم ﷺ نے نجات پانے والے جنتی فرقہ کا نام 'الجماعة' اور 'سواد اعظم' بتایا  
یعنی مسلمانوں کی بڑی جماعت' اسی وجہ سے اس جنتی جماعت کا نام اہلسنت وجماعت ہوا۔  
اہلسنت وجماعت کے سوا تمام فرقے باطل وگمراہ ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ان الله  
لا يجمع امتي على ضلالة ويد الله الجماعة ومن شذّ شذّ في الفار (ترمذی، مشکوٰۃ)

اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر متفق نہ ہونے دے گا اکثریت پر اللہ تعالیٰ کا دست  
کرم ہے جو جماعت سے الگ رہا وہ دوزخ میں الگ ہی جائے گا۔

یہ امت ساری گمراہ نہ ہوگی بلکہ قیامت تک ایک فرقہ حق پر رہے گا یہ اس امت کی  
خصوصیت ہے اس میں اشارہ فرمایا گیا کہ مسلمانوں کا اجماع برحق ہے جس پر سارے  
علماء اولیاء متفق ہو جائیں۔ وہ مسئلہ ایسا ہی لازم العمل ہے۔

اجماع امت کا حجت ہونا یہ بھی جماعت اہلسنت کی ہی خصوصیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا  
دست کرم جماعت پر ہے اس سے مراد حفاظت رحمت اور مدد ہے یعنی اللہ تعالیٰ جماعت کو  
ظلمی اور دشمنوں کی ایذا سے بچائیگا۔ حدیث شریف میں ہے جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ  
اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿لَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى  
النَّاسِ﴾ حضور ﷺ فرماتے ہیں تم زمین میں اللہ کے گواہ رہو۔ لہذا جس کام کو عام  
علماء صلحاء اور عوام مسلمین اچھا جانیں وہ اچھا ہی ہے۔ خیال رہے کہ بڑی جماعت سارے  
مسلمانوں کی معتبر ہے نہ کہ کسی خاص جگہ اور خاص وقت کی۔ اگر کسی بہتی میں ایک سنی ہے  
سب بد مذہب تو وہ ایک ہی سواد اعظم ہوگا کیونکہ وہ صحابہ کرام سے اب تک کی جماعت کے  
ساتھ ہے۔ یہ حدیث تا قیامت بد مذہبیت سے بچنے کا پڑا ذریعہ ہے اگر مسلمان اس حدیث  
کو پیش نظر رکھیں تو چھوٹے چھوٹے فرقے خود ہی ختم ہو جائیں گے۔

اجماع امت دلیل قطعی ہے اس کا انکار ویسا ہی کفر ہے جیسے حضور ﷺ کی مخالفت کفر ہے  
اللہ تعالیٰ نے مخالفت رسول اور مخالفت اجماع دونوں کی سزا جہنم قرار دی ہے۔



## خلفاء راشدین کے بارے میں اہلحدیث اور شیعہ کا عقیدہ

اہلسنت وجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام صحابہ میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان کے بعد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پھر سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درجہ ہے۔

اسی طرح اہل سنت وجماعت کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ حضرات صحابہ تمام امت میں افضل ہیں اور ان میں سابقین اولین افضل ہیں۔ یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جس میں اہل سنت کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

انصار و مہاجرین دونوں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فضیلت دیتے تھے اور مقدم مانتے تھے۔۔۔ جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر مقدم نہیں ماننا اور فضیلت نہیں دینا وہ دراصل شیعہ عقیدہ کو اختیار کرتا ہے۔ اہلحدیث کی رائے اور عقیدہ بھی شیعوں سے ہم آہنگی اختیار کرتا ہے۔

اہلحدیث وحید الزماں خاں لکھتے ہیں: اکثر اہل سنت وجماعت رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد سب سے افضل صدیق اکبر پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان اور حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو قرار دیتے ہیں لیکن مجھے اس پر کوئی قطعی دلیل نہیں مل سکی (ہدیہ المہدی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور میں تو مسلمانوں میں ایک عام آدمی ہوں ان کا یہ قول تو واضح پر محمول ہے (ہدیہ المہدی)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب 'ازالۃ الخلفاء' میں اہل سنت کی ترجیح کرتے ہوئے خلفائے راشدین کی فضیلت حسب ترتیب خلافت ثابت کی ہے۔ وحید الزماں اس کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں: 'ترجیح اور فضیلت دینے پر حضرت شاہ صاحب نے کوئی قطعی دلیل پیش نہیں کی ہے جو کچھ انہوں نے ذکر کیا ہے وہ سب اندازے اور حنینہ کی باتیں ہیں جو اس مقام پر مناسب نہیں (ہدیہ المہدی)



اہلسنت و جماعت کے عقیدہ کا رد کرتے ہوئے وحید الزماں لکھتے ہیں:

’یہ نہ کہا جائے کہ شیخین کی افضلیت ایک اجتماعی مسئلہ ہے کہ علماء نے اس کو اہل سنت و جماعت کی نشانوں میں سے ایک نشانی قرار دیا ہے اس لئے کہ اجماع کا دعویٰ ہمیں تسلیم ہی نہیں ہے۔ اجماع کے لئے کوئی مستند دلیل ہونی چاہئے یہاں مستند دلیل کہاں ہے (ہدیۃ المہدی)

خلفائے راشدین کی افضلیت کے بارے میں یہ ہے اہلحدیث کا عقیدہ جو شیعوں کے عقیدہ سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے۔

## اہلحدیث اور شیعہ مذہب میں ایک مجلس کی تین طلاقیں

ایک مجلس کی تین طلاقوں کے عدم وقوع کا مسئلہ بھی ان مسائل میں سے ہے کہ جس میں شیعہ اور اہلحدیث ایک ہی صف میں کھڑے اور ایک ہی فضا میں اڑتے ہوئے نظر آتے ہیں:

کندہم جنس ہا ہم جنس پر داز کبوتر با کبوتر باز با باز

شیعہ اور اہلحدیث کے نزدیک تین طلاق سے ایک ہی طلاق پڑنے کی بنیاد اس اصول پر ہے کہ ہر مسئلے میں آسان صورت اختیار کی جائے اور اگر اس کے خلاف کوئی حدیث پیش کرے تو اُسے ضعیف کہہ کر رد کر دیا جائے اس لئے کہ انسان کی خاصیت ہے کہ وہ آسان کو پسند کرتا ہے اور وہ سب ہمارے مذہب کی آسانی دیکھ کر اپنا قدیم مذہب چھوڑ دیں گے اور اُن کا نیا مذہب قبول کر لیں گے۔ عام طور سے لوگ تین طلاق دے بیٹھتے ہیں پھر چاہتے ہیں کہ عورت ہاتھ سے جانے نہ پائے کیونکہ شریعت میں حلالہ کے بغیر عورت جائز نہیں۔ تو اس سے ان نام نہاد اہلحدیثوں اور شیعوں کو بڑی غیرت معلوم ہوتی ہے لہذا یہ لوگ یہ صورت اختیار کر لئے کہ ایک دم تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق پڑنے کا حکم کریں تاکہ تین طلاق دینے والے حلالہ سے بچنے کے لئے اُن کی طرف آجائیں۔

واضح رہے کہ صحیح مسئلہ اس طرح ہے کہ شوہر چاہے یوں کہے کہ تجھے تین طلاق۔ یا اس طرح کہا کہ تجھے طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ دونوں صورتوں میں اس پر تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی۔ اس لئے کہ جب شوہر کو تین طلاق دینے کا حق حاصل ہے جس پر سب کا اتفاق ہے



اور وہ تین طلاق دے رہا ہے تو تینوں پڑ جائیں گی۔ چاہے ایک مجلس میں تین طلاق دے چاہے کئی مجلسوں میں چیسے کہ کسی کو تین مکان بیچتے کا حق حاصل ہو اور وہ تینوں کو بیچ دے تو تینوں یک جائیں گے۔ چاہے وہ تینوں مکان ایک ہی مجلس میں بیچتے چاہے کسی مجلسوں میں۔ لیکن بیچ ڈالے وہ تینوں مکان اور کبے صرف ایک مکان اُسے کوئی عقد نہیں تسلیم کر سکتا۔ اسی طرح سے جب شوہر کو تین طلاق دینے کا حق حاصل ہے اور وہ تینوں طلاقیں دے ڈالے مگر پڑے صرف ایک اُسے بھی کوئی عقد نہیں مان سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاق کے پڑ جانے پر جمہور صحابہ کرامؓ تابعین عظام اور چاروں ائمہ اسلام حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ حضرت امام شافعیؒ حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب کا اتفاق ہے۔ عارف باللہ حضرت علامہ احمد صاوی مالکی علیہ الرحمہ آیت کریمہ **﴿فان طلقها فلا تحل﴾** کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ اگر عورت کو ایک دم تین طلاق دے یا الگ الگ۔ ہر صورت میں عورت حرام ہو جائے گی (جب تک کہ وہ حلال نہ کرے) جیسے کہ بیوی سے جب کہا تجھے تین طلاق ہے۔ یا طلاق ہے۔ اسی پر عالموں کا اتفاق ہے۔ اور یہ کہنا کہ ایک دم کی تین طلاق میں ایک ہی طلاق پڑتی ہے تو یہ صرف ابن تیمیہ کا قول ہے جو اپنے کو حنبلی کہتا تھا۔ اس کے مذہب کے اماموں نے اس کا رد کیا یہاں تک کہ عالموں نے فرمایا کہ ابن تیمیہ گمراہ اور گمراہ گر ہے (تفسیر صاوی جلد اول)

حضرت سید بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے کہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی عائشہ عثیمہ کو تین طلاقیں دیدیں۔ بعد میں آپ کو معلوم ہوا کہ عائشہ کو آپ کی جدائی کا بخیر الخیر ہے تو آپ رد پڑے اور فرمایا: 'اگر میں نے اپنے جد کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نہ سنا ہوتا۔ یا یوں فرمایا کہ اگر میں نے اپنے والد سے جدا محمد ﷺ کی یہ حدیث شریف نہ سنی ہوتی کہ جو اپنی بیوی کو تین طہروں میں تین طلاقیں دے یا بیہم (اکٹھنی تین طلاقیں) دے تو وہ بغیر حلال پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہو سکتی۔ تو عائشہ سے میں رجعت کر لیتا' (سنن کبریٰ، بیہقی)

اس حدیث مبارکہ سے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب واضح طور پر معلوم



ہو گیا کہ چاہے تین طلاقیں ایک دم اکٹھی دے چاہے تین طہروں میں۔ بہر صورت تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں یہ قانون بنادیا کہ ایک دم تین طلاقیں تین ہی واقع ہوں گی۔ شارح مسلم شریف امام نووی شافعی لکھتے ہیں: جس نے اپنی بیوی سے کہا تجھے تین طلاق تو امام شافعی، امام مالک، امام اعظم ابوحنیفہ، امام احمد بن حنبل اور سلف و خلف کے جمہور عالموں نے فرمایا کہ تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی (مسلم شریف)

### تین طلاق اور شیعہ مذہب:

شیعوں کے نزدیک ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی ہیں۔ اہل تشیع کی مشہور و معروف کتاب فردع کافی میں ہے عن ابی جعفر علیہ السلام قال ایاک والطلاقات الثلاث فی مجلس فانہن ذوات ازواج (ج ۲ ص ۸۹)

ابو جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جن عورتوں کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دی گئی ہوں اُن سے نکاح کرنے سے بچنا کیونکہ وہ خاوند والی ہیں (یعنی ابھی تک وہ پہلے شوہر پر حرام نہیں ہوئیں)

### تین طلاق اور اہلحدیث مذہب:

اہلحدیث ذہنی طور پر شیعوں سے بہت زیادہ قرب رکھتے ہیں اس لئے یہ شیعوں سے کیے الگ رہ سکتے ہیں۔

اہلحدیث کے نزدیک قرآن مجید کی تفسیر غلط ساری حدیثیں غلط چاروں ائمہ مجتہدین اور سلف و خلف کے جمہور علمائے دین کا مذہب غلط حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فیصلہ کہ ایک مجلس کی دی ہوئی تین طلاقیں سب پڑ جائیں گی جس پر بہت بڑے بڑے محدثین گواہ ہیں وہ بھی غلط اس کے بارے میں نواسہ رسول حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث غلط۔ یہاں تک کہ صحابہ کرام کی موجودگی میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قانون بنانا کہ ایک دم تین طلاقیں تین ہی ہوں گی وہ بھی غلط اور صحابہ کرام کا اس قانون کو مان لینا اور اس پر عمل درآمد ہوتا سب غلط۔ البتہ ابن تیمیہ جو امت میں انتشار اور فتنے پیدا کرنے کے لئے



کئی صدی بعد پیدا ہوا صرف وہ صحیح ہے یعنی اہلحدیث غیر مقلدین کے نزدیک حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام وغیرہ نے نبوت اور شریعت کے مزاج کو نہیں سمجھا صرف ابن جبر نے سمجھا (نحوذ باللہ من ذلک)

دماغ میں خرابی اور خورشی کی وجہ سے جب ابن جبر نے بہت سے مسائل میں اتباع امت کی مخالفت کی یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھی اعتراض کا نشانہ بنا ڈالا تو اہل سنت و جماعت (حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی) علماء نے اُس کا رد کیا اور اُسے گمراہ و گمراہ مقرر کر دیا۔ لیکن اہلحدیث ہیں کہ جن کے دلوں میں کھوٹ اور کبھی پائی جاتی ہے انھوں نے شریعت سے بغاوت کرنے والے ابن جبر کی پیروی کر لی اور اُسے اپنا امام و پیشوا بنا لیا۔

## اہلحدیث اور شیعہ مذہب کے فقہی مسائل

### شیعہ مذہب کے مسائل :

- ☆ ایک بڑے منکے میں کتے کے پیشاب وغیرہ کرنے سے وہ پانی پاک ہی رہتا ہے (فروع کافی جلد سوم کتاب الطہارۃ)
- ☆ "قے" زرد پانی اور کچلو بھی پاک ہے (المسودۃ ص ۲۸)
- ☆ پاخانہ کا بھرا ہوا ٹوکرا اگر کنوئیں میں گر جائے تو کنواں پاک ہی رہتا ہے (استبصار وسائل الطہارۃ)
- ☆ اگر کنوئیں میں خون و شراب یا خنزیر گر پڑے تو میں ڈول نکالنے سے پانی پاک ہو جاتا ہے (تہذیب الاحکام و مسائل الطہارۃ)
- ☆ تھوک سے استنجاء جائز ہے (فروع کافی جلد ۳)
- ☆ خنزیر کی کھال سے بچے ہوئے ڈول سے نکالا گیا پانی پاک ہے (فروع کافی جلد سوم و مسائل الطہارۃ)
- ☆ جس پانی سے استنجاء کیا گیا وہ استعمال شدہ پانی بھی پاک ہے (تحریر الوسیلہ جلد اول)
- ☆ استنجاء میں استعمال شدہ پانی اگر کپڑے پر گر پڑے تو کپڑا ناپاک نہیں ہوتا (وسائل الطہارۃ)
- ☆ گدھے اور غنچہ کا بول اور لید (پیشاب پاخانہ) ناپاک نہیں ہیں (المسودۃ - کتاب الطہارۃ)
- ☆ ہڈی اور دودی دونوں پاک ہیں۔ اگر کپڑے یا جسم پر لگ جائیں تو اس کا دھونا اور انہیں دور کرنا کوئی ضروری نہیں (المسودۃ مذہب اہلحدیث)



- ☆ دورانِ نماز اگر مدی یا ودی نکل کر ایڑیوں تک پہنچ جائے تو اس سے نہ نماز ٹوٹی نہ وضو مکمل (فروع کافی جلد سوم) ☆ جنابت کے غسل کے لئے استعمال شدہ پانی پاک ہے (المبسوط جلد ۱)
- ☆ ہوا خارج ہونے سے اس وقت وضو جاتا ہے جب اس کی آواز پیدا ہو یا اس کی بوناک میں چڑھے (فروع کافی وسائل الغیہ) ☆ 'ران' کا پڑھنا نہیں (من لا یحضرہ الفقیہ)
- ☆ عورت کی ڈیر میں دھلی کرنے سے نہ اس کا روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ ہی اس پر غسل کا وجوب (وسائل الغیہ تہذیب الاحکام) ☆ خون اور پیپ وغیرہ سے وضو نہیں ٹوٹتا (الفقہ علی المذاہب الخمس)
- ☆ اڑنے والے تمام جانوروں کی بیٹ پاک ہے نیز حلال جانوروں اور چوپایوں کا گوشت و پیشاب پاک ہے (الفقہ علی المذاہب الخمس)
- ☆ سجدہ تلاوت کے لئے وضو کی ضرورت نہیں ہے (الفقہ علی المذاہب الخمس)
- ☆ بچی ہوئی ہنڈیا میں مرا ہوا بچہ ہانپے تو شور ہاگر اودا اور بوٹیوں کو کھا جاوے (وسائل الغیہ فروع کافی)
- ☆ چوہا اور مینا اگر حیل یا گھی میں گر پڑے تو گھی یا تیل بدستور پاک رہے گا (فروع کافی)
- ☆ ہر حیوان بلکہ کتا اور خنزیر جب تک زندہ ہے پاک ہے (المبسوط)
- ☆ جنبی (حالتِ ناپاکی) کی اذان بلا کراہیت جائز ہے (تہذیب الاحکام وسائل الغیہ)
- ☆ دورانِ نماز بچے کو دودھ پلانے سے نماز نہیں ٹوٹی (وسائل الغیہ)
- ☆ دورانِ نماز بیوی یا لونڈی کو سینے سے لگانا جائز ہے (وسائل الغیہ)
- ☆ دورانِ نماز آئینہ تاسل سے دل بہلانا جائز ہے (وسائل الغیہ جلد چہارم)
- ☆ نجس ٹوپی اور سوزہ پہننے ہوئے نماز پڑھنا جائز ہے (المبسوط)
- ☆ سونے چاندی پر زکوٰۃ واجب نہیں (وسائل الغیہ)
- ☆ عورت کے ساتھ ڈیر میں دھلی کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا (وسائل الغیہ)
- ☆ دھلی فی الدبر جائز ہے (وسائل الغیہ تہذیب الاحکام)
- ☆ گھوڑے کا گوشت کھانا سنت رسول ہے (تہذیب الاحکام وسائل الغیہ)
- ☆ کوا کھانا حلال ہے (تہذیب الاحکام وسائل الغیہ) ☆ مگد حلال ہے (وسائل الغیہ)
- ☆ سنی کی دکان سے خریدا ہوا حلال گوشت خنزیر سے زیادہ حرام ہے (تہذیب الاحکام وسائل الغیہ)



## المحدیث مذہب کے فقہی مسائل:

مذہب شیعہ اور مذہب المحدث میں عقائد کے ساتھ ساتھ فقہی مسائل میں بھی بہت توافقی و یکسانیت ہے۔ شیعوں اور المحدث مذہب کے فقہی مسائل کے موازنہ سے یہ واضح ہو جائیگا کہ دونوں فرقوں میں کس قدر ہم آہنگی ہے:

- ☆ پانی میں نجاست پڑنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا خواہ وہ نجاست آدمی کا پیشاب یا خانہ ہو یا جانور کا یا شراب ہو یا سور کا گوشت یا اس کا خون ہو یا کتے کا لعاب ہو یا اس کے بدن کی کوئی نجاست ہو (عرف الجاوی) ☆ کتا کنوئیں میں گرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا (فتاویٰ مذہبیہ)
- ☆ آدمی کا پیشاب یا خانہ اصلاً پاک ہے (عرف الجاوی)
- ☆ کتوں کا پیشاب نجس نہیں ہے (ہدایہ المہدی)
- ☆ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے اُن کا پیشاب پاک ہے (تخف جلد ۱ ص ۸۷)
- ☆ نجس چیز پر ناپاکی کا اثر نہ ہو تو پاک ہے (کنز الخلق)
- ☆ منی پاک ہے (ہدور الہدیہ)
- ☆ عورت کی شرمگاہ کی رطوبت بھی پاک ہے (تقدیمہ کلاں)
- ☆ غلے اگر پیشاب میں پڑے رہیں اور وہ پھول بھی جائیں پھر اس کو پانی میں ڈبو دیا جائے اور خشک کر لیا جائے تو وہ پاک ہوگا (نزل الابرار) ☆ نجاست سے رنگ گیا کپڑا پاک ہے (نزل الابرار)
- ☆ خون پیپ اور تھے پاک ہے (نزل الابرار) ☆ شرابی کا مچھوٹا پاک ہے (نزل الابرار)
- ☆ کنوئیں میں نجاست خون اور جانور گر کر پھول پھٹ جائے تو اس کنوئیں کا پانی پاک ہے (نزل الابرار) ☆ جو ہا شراب میں پڑ جائے پھر وہ شراب سرکہ بن جائے تو سرکہ پاک ہے (نزل الابرار)
- ☆ شراب سے بنی ہوئی خوشبودار پینے کی چیزیں پاک ہیں اُن کا کھانا اور استعمال کرنا جائز ہے (نزل الابرار) ☆ کتے اور خنزیر کا جوٹھا پاک ہے (ہدایہ المہدی)
- ☆ خون خنزیر اور شراب پاک ہے (عرف الجاوی) ☆ خون اورتے سے وضو نہیں ٹوٹتا (عرف الجاوی)
- ☆ سجدہ تلاوت کے لئے وضو ضروری نہیں بلکہ وضو بھی جائز ہے (کنز الخلق)
- ☆ جنبی (حالیہ ناپاکی میں) اذان دے سکتا ہے (عرف الجاوی)



- ☆ کئے کو اٹھا کر نماز پڑھنے سے نماز قاسد نہیں ہوتی (نزل الابرار)
- ☆ اسواں تجارت میں ذکوۃ نہیں (عرف الجادی)
- ☆ ماں باپ اور اولاد کو ذکوۃ دی جاسکتی ہے (عرف الجادی)
- ☆ ایک بکری کی قربانی سب کے لئے کافی ہوگی اگرچہ سو آدمی ایک مکان میں ہوں (بدور الابلہ)
- ☆ نکاح میں گواہ کی ضرورت نہیں بلا گواہ بھی نکاح درست ہے (عرف الجادی)
- ☆ شراب پی ہوئی دوائیں جائز ہیں (کنز المقائق)
- ☆ شراب سے گندھا ہوا آنا اور اُس سے پکی ہوئی روٹی کھانا جائز ہے (کنز المقائق)
- ☆ پانی میں مرنے والی مچھلی کھانا حلال ہے (کنز المقائق)
- ☆ چرہ کا پاناغہ اگر روٹی کے بچ پایا گیا ہو تو اس کو کھانا جائز ہے (کنز المقائق)
- ☆ سزا گوشت چربی اور بدبودار کھانا جائز ہے ☆ گھوڑا حلال ہے (مجدد الہدیٰ)
- ☆ ہاتھی اور خیر کھانا حلال ہے (کنز المقائق) ☆ کافر کا ذبیحہ حلال ہے (کنز المقائق)
- ☆ سب دریائی جانور حلال ہیں یہاں تک کہ کتا خنزیر اور سانپ بھی حلال ہیں (نیل الاوطار)
- ☆ کھوا کو کرا، گھوٹا حلال ہیں (تادی ثانیہ) ☆ جنگلی گدھا حلال ہے (فد محمدیہ)
- ☆ عورت کی دُیر میں دلی کرنے سے نہ اس کا روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ ہی اُس پر غسل کا وجوب
- (کنز المقائق) ☆ فب (گھوڑ پھوڑ، گھوڑ، سوسار) حلال ہے (مجدد الہدیٰ)

اللہ تعالیٰ نے دراصل اُن کو یہ سزا دی ہے کہ ان جانوروں کا گوشت خوب کھائیں مگر وہ جبر کہ کھانا جس پر قرآن شریف درود شریف پڑھا گیا ہو وہ کھانا اُن کو نصیب نہ ہو کیونکہ ان کے نزدیک یہ جبرک کھانا حرام ہے۔ جن لوگوں کے نزدیک ایصالِ ثواب کی غرض سے دی ہوئی بزرگوں کی قاتحہ اور نیاز حرام ہے اور کتے خنزیر مٹی مُردار جانور وغیرہ ان کے لئے حلال ہے۔

دُعایے کہ اللہ تعالیٰ تمام اہل اسلام کو حق پر قائم رکھے اور جمہور علماء و اُمت کے دامن سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ابنِ حمیہ اور اُس کی پیروی کرنے والے ائمہ دین کے فتنے سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے (آمین بحمدِ اللہ)